رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللّٰہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ فِیْھَا

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۱۱ | یکم جون ۱۹۲۸ء ☘ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ | جلد ۲

دارالامان کی خبریں

۱- حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں۔

۲- اس سال قادیان سے بعض خواتین السنہ مشرقیہ کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں چنانچہ ام داؤد اہلیہ جناب سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل نے مولوی کا امتحان دیا ہے بعض اور بیبیاں بھی اردو کا امتحان دینگی۔ یہ علمی ترقی نہایت خوش آئندہ ہے اسکے بعد بی اے۔ ایم۔ اے انگریزی کا امتحان بھی دیا جا سکے گا۔

۳- قادیان ریلوے لائن پر نہر سے پرے مٹی پڑ رہی ہے۔ اینٹیں قادیان میں تیار ہو رہی ہیں اور جہاں ریلوے سٹیشن وغیرہ بنایا جائیگا وہاں اینٹیں جا رہی ہیں۔ یہ جگہ شہر کے شمال مشرق کی طرف ہے۔

ایک احمدی خاتون کی وفات

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں

دریا بیگم، دختر راجہ عطاء محمد صاحب سکنہ یاڑی پورہ کشمیر، بہت پارسا، نیک بخت اور مخلص احمدی بی بی تھیں جنکے والد راجہ عطا محمد خانصاحب جاگیردار کے متعلق سننے میں آیا ہے۔ کہ اپنے علاقہ کشمیر میں صاحب موصوف مرحوم پہلے احمدی تھے اور جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی طرف سے بیعت لینے کی اجازت دے رکھی تھی۔

مرحومہ مغفورہ نے عنفوان شباب ہی میں صدمہ بیوگی دیکھا۔ اور پھر تھوڑے ہی عرصہ بعد انکے مرحوم شوہر کی اکلوتی یادگار ایک بچہ بھی داغ مفارقت دے گیا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

لیکن قسام ازل سے مرحومہ نے طبیعت بے انتہا صابر و شاکر

پائی تھی۔ ہر حال میں راضی برضا رہیں۔ کبھی ان کی زبان سے ان باتوں کی نسبت لفظ تک نہ سنا اندر ہی اندر جو غم مفارقت وصدمات پیہم کھائے جا رہا تھا انجھے تب دق کی صورت اختیار کرلی۔ مرحومہ شروع ہی سے پابند صوم وصلوٰۃ تھیں اور ایام بیماری میں بھی جب تک طاقت رہی کھڑے ہوکر نماز ادا کرتی رہیں۔ جب کمزوری ہوگئی تو بیٹھ کر۔ آخری دنوں جب بالکل کمزور ہوچکی تھیں۔ لیٹے لیٹے ہی وقت پر فریضہ ادا کرتی رہیں۔

اکثر دفعہ میں نے دیکھا کہ مرحومہ جو وعدہ کرتیں اسے ایفا کرتیں۔ طبیعت نہایت کم گو تھی۔ جب بولتیں بالکل صحیح اور سچ۔ کسی کی چغلی یا غیبت بہت کم ان کی زبان سے سننے میں آتی۔

اپنی علم دوستی اور تعلیم کے شوق کی وجہ سے اسجگہ جہاں کشمیری لوگ لڑکیوں کو بھی تعلیم دلوانے کے شائق نہیں مرحومہ نے نہایت کوشش سے لڑکیوں کا اسکول قائم کرایا۔ اور گورنمنٹ نے انہیں ہی قابل جان کر اوّل معلمہ کی جگہ دی۔ اب وہ اپنے گاؤں یاڑی پور (کشمیر) میں احمدی عورتوں کی انجمن لجنۃ اماء اللہ کے قائم کرنے کی کوشش میں بھی تھیں کہ اجل نے اس کام کو سرانجام دینے کی مہلت دی۔ افسوس کہ ایسی قابل اور لائق بہن کو موت نے بے وقت ہم سے عین عالم شباب میں جبکہ عمر کے ۲۵ برس بھی پورے نہ ہونے پائے تھے جدا کر دیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ س

اے اجل گر تن بجان تو خاکش بسری * نتوانی کہ نکو نام او از یاد بری

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ہمیشہ التزام کے ساتھ دعا کیلئے خط لکھا کرتیں۔ ایام علالت میں تو قریباً ہفتہ وار باقاعدہ حضرت صاحب کی خدمت میں اور حضرت ام المومنین رضی کی خدمت میں دعا کیلئے لکھا کرتیں۔

ہمیں اس صدمہ سے محترمہ بہن دریار بیگم صاحبہ کے تمام خاندان سے بالخصوص انکی محترمہ والدہ صاحبہ سے جنکا ایک لائق نوجوان بیٹا تھوڑا ہی عرصہ گزرا اسی مرض سے فوت ہوا تھا۔ دلی ہمدردی ہے دعا ہے خدا تعالیٰ انہیں اپنی رضامندی پر صابر و شاکر رہنے کی توفیق بخشے اور صبر جمیل سے اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

ناظرات مصباح بہنوں سے التماس ہے کہ وہ انکے کیلئے دعا مغفرت فرمائیں۔ ساتھ ہو روکی ابد کا شرع جنت میں ہے۔ روح انکی جسے تک آغوش رحمت میں ہے

ایس ایس نسیم ، قادیانی (صالحہ بیگم ہری نگر حالی کیمبل پور)

(مکتوب بیرونی)

ہڈیاں اور سفید چینی

چینی صاف کرنے میں ہڈیاں استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ چونہ گندک اور سوڈا وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ ہم خود بھی دانے دار چینی بناتے رہے ہیں۔ اور ایک بہت بڑی فیکٹری چینی کی نزدیک ہی تھی۔ اسمیں بھی ہڈیاں استعمال نہیں کیجاتی تھیں۔ ہاں سفید کرتے وقت نیل استعمال کرتے ہیں *

(۲)

کٹی کیورا صابن	ٹمیٹوز	دودھ گائے
Catcura	Tomatos	Cow milk

پہلے ٹھنڈے پانی اور Caticura صابن سے منہ دھوئے بعدہ پانچ منٹ تک ٹمیٹوز منہ پر ملتے رہیں۔ اسکے بعد تازہ دودھ گائے کا لیکر کسی کپڑے سے منہ پر آہستہ آہستہ لگاتے رہیں۔ جب ۵ منٹ دودھ لگاتے گزر جائیں۔ تو پھر دوسری دفعہ ٹمیٹو منہ پر ملے۔ اسکے بعد گائے کے تازہ دودھ سے دھو ڈالے اور پھر ۱۵ منٹ تک ٹھنڈے پانی کی ٹکور کرتے رہیں۔ اس سے کیل چھائے اور دوسرے بدنما داغ جلدی اڑ جاتے ہیں۔ یہ نسخہ مجرب میری والدہ صاحبہ کا ہے۔ میں نے آج سیکرٹری اشاعت اسلام کو ایک اخبار کی قیمت روانہ کردی ہے یہ اخبار میری سہیلی خالدہ یعقوب علی کو بھیجدیں۔ محترم میری والدہ صاحبہ نے بھی سیکرٹری اشاعت اسلام کو ایک اخبار کی قیمت روانہ کردی ہے اس اخبار کو آپ کسی بہن کے نام جاری کردیں ...

نوٹ - عزیزہ صالحہ مورخہ ۱۶ - مئی ۱۹۲۸ء بروز بدھ ۹ بجے صبح کو مقام ڈوالہ بانگر ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ کا نام "صالحہ" رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ یکم جون ۱۹۲۸ء

نتیجہ امتحان مدرستہ الخواتین

مدرستہ الخواتین قادیان کا اب تیسرا سال ختم ہوتا ہے۔ گذشتہ دو سال میں مدرسہ ہذا کی طالبات کو صرف عربی۔ انگریزی۔ جغرافیہ اور تاریخ کی تعلیم دی جاتی رہی لیکن گذشتہ سالانہ امتحان کے بعد یہ قرار پایا کہ مدرسہ ہذا کی طالبات کو امتحان مولوی ۱۹۲۹ء کے لئے تیار کیا جائے۔ چنانچہ امتحان مولوی کے کورس یعنی عربی۔ فقہ اور منطق کا مقررہ نصاب مدرسہ میں جاری کیا گیا اور اس نصاب کے علاوہ انگریزی۔ جغرافیہ اور تاریخ کی پڑھائی حسب دستور سابق جاری رکھی گئی اور ان مضامین کے علاوہ قرآن شریف کا ترجمہ اور عمدۃ الاحکام جو حدیث کی کتاب ہے داخل نصاب کیئے گئے۔ علاوہ برایں سال کے دوران میں حفظان صحت پر بھی ایک لیکچروں کا سلسلہ ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خانصاحب سے دلوایا گیا۔ اور سالانہ امتحان کے موقعہ پر ان لیکچروں میں بھی اُن کا اسی طرح امتحان لیا گیا جس طرح دیگر مضامین ہیں۔

گذشتہ سالانہ امتحان میں ۱۰ طالبات کو ترقی دیگئی تھی۔ لیکن چونکہ فیل شدہ طالبات کیلئے کوئی الگ انتظام نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اور یہ اپنی پڑھائی کو جاری رکھنے کی خواہشمند تھیں۔ اسلئے انکو اسی جماعت کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت دی گئی۔

جن دس طالبات کو گذشتہ سال ترقی دیگئی تھی ان میں سے مبارکہ بیگم بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گذشتہ اکتوبر میں اس دار فانی سے انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ وہی مبارکہ بیگم ہیں جو گذشتہ سالانہ امتحان میں ہر ایک مضمون میں سب خواتین سے اوّل نمبر پر پاس ہوئی تھیں۔ اس سال کے سالانہ امتحان میں کوئی خاتون ایسی نہیں جو مبارکہ بیگم کی طرح تمام مضامین میں اوّل رہی ہو۔ پس اس پہلو سے مدرسہ ہذا کی کسی طالبہ نے مبارکہ بیگم مرحومہ کی کمی کو پورا نہیں کیا۔ مبارکہ بیگم نہ صرف نہایت ہی قابل اور حیرت انگیز طور پر ذہین لڑکی تھی بلکہ خوش اخلاقی اور نیکی میں بھی وہ خاص امتیاز رکھتی تھی اور ہمیں اس کی جدائی کا نہایت افسوس ہے۔

دوسری طالبہ جو اس سال امتحان میں شامل نہیں ہوسکی وہ زبیدہ خاتون دختر خان صاحب ذوالفقار علی خانصاحب ہے یہ گذشتہ سال تمام مضامین میں پاس تھیں بوجہ علالت طبع امتحان میں شامل نہیں ہوسکیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و رحم سے انکو بہت جلد ہی صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین

مزیدار بھاجی

ترکیب۔ آلو ابال کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیں۔ پھر پتیلی میں مصالحہ اور گھی ڈالکر خوب بھون لیں یعنی باریک پیاز اور آلو ڈالکر اچھی طرح چمچے سے ملا کر جب مصالحہ مل جائے تو اس میں میتھی کے پتے ڈال کر نیچے اتار دیں پتیلی کا منہ بند کر کے رکھ دیں۔ تھوڑی دیر بعد نوش فرمائیں ۔۔۔

رشیدہ خانم بنت غلام محی الدین خانصاحب ۔۔۔

باقی طالبات کا نتیجہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے :-

نمبر شمار	نام طالبات	عربی	فقہ	منطق	دینیات	جغرافیہ	تاریخ	انگریزی	حفظ صحت	کل میزان	پاس یا فیل	کیفیت
		۲۰۰	۱۰۰	۵۰	۱۰۰	۵۰	۵۰	۲۰۰	۲۵	۷۷۵		
۱	امۃ العزیز بنت قاضی عبدالرحیم صاحب	۱۵۸	۶۶	۳۵	۷۲	۲۸	۳۲	۱۴۸	۱۴	۵۵۳	پاس	
۲	اہلیہ مرزا گل محمد صاحب	۱۴۰	۶۷	۳۷	۷۸	۲۱	۲۹	۱۱۴	۲۰	۵۰۶	پاس	
۳	حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح ثانی	۱۶۷	۸۰	۳۵	۷۴	۲۴	۳۱	۷۵	۱۷	۵۰۳	پاس	
۴	امۃ السلام بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب	۱۳۱	۵۶	۳۶	۷۹	۳۷	۲۴	۱۰۰	۲۱	۴۸۴	پاس	
۵	ناصرہ بیگم	۱۱۸	۶۹	۳۵	۶۰	۳۰	۱۷	۹۵	۱۶	۴۴۰	پاس	
۶	آمنہ بیگم دختر چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے	۱۱۶	۲۷	۳۴	۶۵	۱۱	۲۰	۱۲۵	۱۲	۴۱۰	رعایتی ترقی دیگئی	
۷	محمدی بیگم بنت منشی شادی خان صاحب مرحوم	۹۲	۴۴	۲۰	۶۴	۱۸	۱۷	۳۳	۱۱	۲۹۹	״	״
۸	میمونہ بیگم صاحبہ	عربی پرچہ الف۔ انگریزی پرچہ الف اور فقہ میں پھر امتحان لیا جائیگا اور نتیجہ بعد میں شایع ہوگا										

نتیجہ امتحان اُن طالبات کا جن کو گذشتہ سال ترقی نہیں دی گئی تھی یا جو بعد میں شامل ہوئیں :-

نمبر شمار	نام طالبات	عربی	فقہ	منطق	دینیات	جغرافیہ	تاریخ	انگریزی	حفظ صحت	کل میزان	پاس یا فیل	کیفیت
۱	مبارکہ بیگم بنت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر	۸۸	غیر حاضر	۲۲	۴۹	۱۷	۲۸	۱۲	غیر حاضر	۲۱۶	فیل	
۲	حرم رابع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی	۶۸	۴۰	۱۷	۵۲	۱۵	۱۲	×	۷	۲۱۱	״	انگریزی جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتیں
۳	اہلیہ سید محمد افضل شاہ صاحب	عربی پرچہ الف اور انگریزی پرچہ الف میں پھر امتحان لیا جائیگا اور نتیجہ بعد میں شائع ہوگا۔										
۴	آمنہ بیگم دختر ڈاکٹر محمود احمد صاحب	عربی پرچہ الف میں پھر امتحان لیا جائیگا اور نتیجہ بعد میں شائع کیا جائیگا۔										

یہ امر موجب خوشی ہے کہ خواتین اپنی تعلیم میں بہت دلچسپی لے رہی ہیں اور پوری محنت اور تندہی سے اپنی پڑھائی میں مصروف ہیں۔ اکثر ان میں ایسی ہیں جن کو علاوہ تعلیم کے اپنے گھر کا بھی انتظام کرنا پڑتا ہے لیکن پھر بھی اُنکی محنت میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اور عام طور پر سب نے اپنی تعلیم میں ترقی کی ہے۔ ان میں اگر مجھے کسی کے متعلق شکایت ہے تو وہ آمنہ بیگم بنت چوہدری فتح محمد صاحب ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت ذہین ہے لیکن جیسی ذہین ہے۔ ویسی ہی اپنی پڑھائی میں لاپروا بھی ہے۔ یہ صرف گذشتہ سال اس مدرسہ میں داخل ہوئی تاہم یہ انگریزی میں دوئم نمبر پر پاس ہے اگر یہ پوری محنت اور باقاعدگی سے پڑھائی کی طرف توجہ کرتی تو یہ نہایت آسانی سے جماعت میں اوّل نمبر پر پاس ہو سکتی تھی۔ کیا میں آمنہ بیگم سے اُمید کر سکتا ہوں کہ وہ آئندہ سال میری اس شکایت کو دُور کرنیکی کوشش کریگی اور اعلیٰ درجہ پر پاس ہو کر یہ ثابت کر دکھائیگی یہ میرا

خیال اُس کی نسبت درست تھا۔

گذشتہ سال بھی ہر ایک مضمون میں اوّل اور دوئم رہنے والی طالبات اور ایسا ہی تمام مضامین کے مجموعے میں اوّل اور دوئم رہنے والی طالبات کو انعام دیئے گئے تھے۔ ایسا ہی اس سال بھی انعامات کا اعلان کیا گیا تھا۔ بلکہ اس سال تمام مضامین کے مجموعہ میں اوّل رہنے والی طالبہ کے لئے ایک خاص تحفہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ گذشتہ سال تو اوّل انعامات تمام کے تمام مبارکہ بیگم مرحومہ لے گئی تھی۔ اور باقی طالبات کے حصہ میں صرف دوم انعامات ہی آئے تھے۔ اس سال کوئی ایسی طالبہ نہیں نکلی جو تمام مضامین میں اوّل رہی ہو۔ اس دفعہ انعام حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

امۃ العزیز بیگم ۔ تین اوّل انعام اور ایک دوئم انعام

امۃ السلام بیگم دختر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب — تین اوّل انعام اور ایک دوئم انعام (پچھلے سال کوئی انعام حاصل نہیں کیا تھا)

حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٗ — دو اوّل انعام اور ایک دوئم انعام

اہلیہ مرزا گل محمد صاحب — ایک اوّل اور دو دوئم انعام

ناصرہ بیگم دختر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٗ — دو دوئم انعام

آمنہ بیگم دختر چوہدری فتح محمد صاحب — ایک دوئم انعام

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ

وی پی واپس آ رہے ہیں

جن مصباحی بہنوں نے تا حال چندہ ادا نہیں کیا ان کے نام وی پی کیے گئے تھے مگر بعض بہنوں نے وی پی نہیں لیا۔ ہم نے دوبارہ اخبار انکو پہنچا دیا۔ اب وہ بتائیں قیمت کب ادا ہو گی؟

عید قربان اور ہمارا فرض

عید قربان آگئی۔ مومنین اسکے استقبال کی تیاریوں میں مشغول اور خوش آمدی کہنے کے لئے سرگرم نظر آتے ہیں لیجئے آخر وہ عید کی ساعت آگئی چھوٹے بڑے شاداں خرماں نظر آتے ہیں۔ اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک کی صدائیں لگاتے تکبیروں کے پُرجوش نعروں میں پئے استقبال حاضر ہو گئے۔ دوگانہ ادا ہوا۔ اب فریضہ قربانی کی ادائگی پر مستعد ہیں۔

کیا میری بہنیں اس "لبیک" اور اس "قربانی" کی غرض و غائت بھی سمجھتی ہیں؟ کچھ معلوم ہے کہ یہ قربانی ہمیں کیا سبق دینا چاہتی ہے؟ یہ نعرہ لبیک ہماری توجہ کو کس طرف پھرانا چاہتا ہے؟ یہ تقسیم گوشت ہمیں کس امر کی یاد دہانی کراتا ہے؟

سُنیئے! اسکی ابتداء کہاں سے ہوئی اور کسطرح ہوئی اور پھر ہم پر فرض ہو کر ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے؟

آج سے ہزاروں سال پہلے سرزمین عراق میں ایک بچہ پیدا ہوا جن کا نام ابراہیم تھا۔ جنکے آباؤ اجداد کا پیشہ بُت گری تھا اور جن کی قوم، اور جنکا ملک، اور جہاں کی حکومت، بُت پرست تھی۔ یہ بچہ بڑھا، پلا، انہیں بُت پرستوں، اور بُت گروں کے زیر سایہ۔

مگر اسکی فطرت اوّل سے ہی بُت پرستی سے متنفر اور توحید کی قائل تھی۔ جوان ہوا تو اسکی فطرت سلیمہ نے آبائی مذہب قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ باپ سے بھی صاف

کہدیا کہ یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا۔

اور آگاہ کیا کہ انی اراک وقومک فی ضلال مبین۔ اور خود توحید کا قدم اٹھاتے ہوئے اعلان کردیا کہ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔ لا شریک لہ وبذلک امرت

وانا اول المسلمین

اور یوں اپنی قوم وملک بلکہ دنیا کو پتہ دیا کہ میں پہلا مسلمان ہوں۔

یہ دعویٰ اور یہ اعلان کچھ معمولی نہ تھا یہ وہ تھا کہ جس کے بار کو زمین و آسمان نہ اٹھا سکیں۔ اتنا بڑا دعویٰ کا اقرار ہونا تھا کہ مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور آپ بھی اول المسلمین ہونے کا ثبوت دینے کو ہمہ تن مستعد ہو بیٹھے۔

عزیز و اقارب دشمن بلکہ خون کے پیاسے ہوگئے حتیٰ کہ سگے باپ نے کہا لئن لم تنتہ لارجمنک واھجرنی ملیا۔ کہ سن رکھ اگر تو اپنے اس عقیدے سے باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کردونگا۔

مگر یہ دھمکیاں اس عقیدے کے پکے اور قول کے سچے کے قدم نہ ڈگمگا سکیں۔ آپ بدستور اپنے عقیدہ کا اعلان کرتے رہے اور قوم کو سمجھاتے رہے کہ تم بھی بت پرستی ترک کرکے واحد لاشریک کی عبادت کرو۔ قوم ناچار ہوکر انکو بادشاہ کے سامنے لے گئی کہ شائد رعب شاہی سے یہ مغلوب ہو۔ مگر کہاں؟ اسکے پائے استقلال کو جنبش تک نہ ہوئی جب بادشاہ نے پوچھا بتا تو تیرا رب کون ہے؟ تو نہایت جرأت و دلیری سے فرمایا ربی الذی یحیی ویمیت کہ میرا رب وہ ہے جو مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ بادشاہ نے کہا واہ یہ کونسی بڑی بات ہے اس نے ایک پھانسی دیئے جانے والے مجرم کی جان بخشی کردی اور ایک بے گناہ کو قتل کردیا۔ اور کہا لو ابراہیم میں بھی مارتا اور جلاتا ہوں اسمیں تیرے رب کی کیا خصوصیت؟ آپ نے جوش سے فرمایا کہ میرا رب وہ ہے جو سورج کو مشرق سے لاتا ہے۔ پس تو مغرب سے لا دکھا۔ اسکا جواب اسکے پاس کیا ہوسکتا تھا حیران ہوکر منہ دیکھنے لگا۔ غرض بہتیرا قائل کیا۔ مگر جن دلوں پر مہر لگ گئی انکو نور ہدایت کیونکر حاصل ہو۔ جب کچھ جواب نہ بن آیا تو منکروں کے قاعدے کے مطابق اپنے اوچھے ہتیاروں پر اتر آئے تجویز ہوئی کہ اس اول المسلمین کے دعویدار کو آگ میں جلادیا جائے۔ آگ تیار ہوئی اور اس خدا کے دوست اور اسکے برگزیدہ بندے کو اسمیں ڈالدیا گیا۔ مگر کیا اس آگ کی دہشت نے انکو اعلائے کلمۃ اللہ سے ہٹایا؟ بالکل نہیں! آپ اپنے دعویٰ اور اپنے قول سے بال برابر پیچھے نہ ہٹے اگرچہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ ہولناک آتش مجھے بھون ڈالیگی مگر حق و صداقت کے مقابلہ میں جان کی پروا نہ ہوئی ہنستے ہوئے اور خدائے واحد کا ذکر کرتے ہوئے بیخوف آگ میں کود پڑے۔ بھلا آگ کی مجال تھی کہ اس پاکباز صداقت کے مجسمے کو ضرر پہنچاتی۔ آپکے آگ میں داخل ہوتے ہی آگ کی جلانے والی قوت سلب ہوگئی آگ گلزار بن گئی۔ کافر شرمندہ۔

مگر اب اس پہلے مسلمان کا اپنی قوم میں رہنا مشکل

ہوگیا۔ اس لئے ہجرت اختیار کی گلے میں کفنی پہنی عزیز و اقارب سے قطع تعلق کرکے بی بی کو ساتھ لیا صحرا بصحرا اور گاؤں بگاؤں پیغام حق پہنچاتے رہے۔ دین حنیف کی بنیاد ڈالی اور اعلائے کلمۃ اللہ اپنا شغل بنایا یہاں تک کہ بڑھاپا آگیا۔ ابھی تک آپؑ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اولاد کی خواہش تو سبھی کو ہوتی ہے۔ مگر دنیا اولاد اس لئے مانگتی ہے کہ انکے پیچھے "نام لیوا پانی دیوا ہو"۔ مگر یہ برگزیدہ انسان خدا کا اوّل نمبر فرمانبردار اولاد کی خواہش صرف اسلئے کرتا ہے کہ وہ ملتِ حنیفی کو سرسبز کرے اور دنیا میں واحد لاشریک کا نام بلند کرے۔ چنانچہ اپنی اس خواہش کا اظہار بارگاہِ احدیت میں گزارا کہ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ اے رب مجھے صالح بیٹا عطا فرما۔ دعا قبول ہوئی نخلِ امید میں پھل آیا اور پھل بھی نہایت شیریں۔ انا اوّل المسلمین کا دعویٰ کرکے ابتک کیا کچھ مشکلات نہ اٹھائے تھے اور اس دعویٰ کے ثبوت میں کیا کچھ مصائب نہ جھیلے۔ عزیز و اقارب چھٹے، وطن سے الگ ہونا پڑا، آگ میں ڈالے گئے، کفنی پہنی اور صحرا نوردی کی۔ مگر ابھی تک انا اوّل المسلمین کے اقرار کا ثبوت دینا باقی تھا اور اب کا ثبوت ایک دنیا دار کے لئے سخت کڑا تھا۔

وہ اکلوتا بچہ جو بڑھاپے میں نصیب ہوا جس سے ملتِ حنیفی کی امیدیں وابستہ تھیں جب جوانی کو پہنچا تو باپ نے خواب میں دیکھا کہ اسکو ذبح کر رہا ہوں۔ جاگے اور خواب پورا کرنے کو آمادہ ہوگئے۔

آہ پتھر کا جگر چاہیئے کون اپنے لختِ جگر کو اپنے ہاتھوں ذبح کرسکتا ہے اُف! لختِ جگر کو کانٹا چبھونا بھی تو طبیعت گوارا نہیں کرسکتی چہ جائیکہ ذبح ہی کردے مگر وہی ایسا کرسکتا ہے جو فنا فی اللہ ہو اور اپنا سب کچھ خدا کا کرچکا ہو۔

بیٹے کو خواب سے آگاہ کیا جانِ پدر، میں نے ایسا خواب دیکھا اب تو کہہ؟

سُبحان اللہ برگزیدوں کی اولاد بھی برگزیدہ ہی ہوتی ہے۔ وہاں نفس پرستی اور محبتِ دنیا کی آلائش کہاں؟ سعادت مند بیٹا جواب دیتا ہے۔ یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ اے میرے باپ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے اس امر کو بجا لائیے مجھے آپ انشاء اللہ صابروں میں سے پائینگے اتنا کہا اور از پئے ذبح سر جھکا دیا۔

بہنو! کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر اس قربانی کی ساعت کو دھیان میں لاؤ۔ اس منظر ہوش ربا کا خیال کرو۔ بلاشبہ زمین و آسمان کانپ گئے ہونگے، ساکنانِ عرش تھرّا اٹھے ہونگے، دشت و جبل لرز گئے ہونگے اور کچھ عجب نہیں کہ چھری نے بھی ذبح کرنے سے منہ پھیر لیا ہو مگر ہاتھ کو لغزش نہ ہوئی تو اس اوّل المسلمین خلیل اللہ کے، اور دل نہ سہما تو اس ذبیح اللہ کا، اپنی طرف سے تو ذبح کرنے میں کوئی فرق نہ کیا۔ مگر خدا کو اسمٰعیلؑ کا خون تھوڑا ہی مطلوب تھا وہ تو امتحان تھا حضرت ابراہیمؑ کے دعوے کا کہ "مسلم" یعنی فرمانبردار ہوں اور اپنا سب کچھ خدا ہی کا کرچکا ہوں اور درس دینا تھا آئندہ مسلمانوں کیلئے کہ جب مسلم کہلاؤ تو اپنے رب کی

راہ میں سب کچھ یُوں قربان کردو۔

غرض جب آپ امتحان صدق وصفا میں پورے اُترے اور اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنے کیلئے چھری چلا ہی دی تو ذات باری نے پکارا یا ابراہیم قد صدّقت الرؤیا انا کذالک نجزی المحسنین اے ابراہیم تُو نے اپنی خواب اور اس دعویٰ کو سچ کر دکھایا دیکھ اب ہم نیکی کا کیسا اجر دینگے۔ جبرائیلؑ دُنبا لائے جو اسمٰعیلؑ کی جگہ ذبح کیا گیا اور ابراہیمؑ کے صدق و نیکی کا بدلہ یوں دیا گیا کہ انکی اولاد سب نبی ہوئی یہانتک ہمارے پیارے آقا و ہادی صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) ان کی اولاد میں سے جلوہ گر ہوئے انکا مذہب دنیا کی نجات کا ذریعہ بنا۔

اور انکے بیٹے اسمٰعیلؑ کی اس اداءِ تسلیم کو ایسا پسند فرمایا کہ تمام جہان کے مسلمانوں پر لازم کر دیا کہ ہر سال یہ قربانی دیں اور اسمٰعیلؑ کی اس قربانی اس رضاؤ تسلیم کو تازہ بتازہ رکھیں اور خود اس رضاؤ تسلیم کو اپنا شعار بنائیں راہ خدا میں کوئی قربانی پیش آئے تو اسمٰعیلؑ کی طرح آمادہ اور ابراہیمؑ کی مانند مستعد ہو نہ کہ سوچ میں پڑ جاؤ کیونکہ وہ بھی مسلمان تھے اور تم بھی مُسلم ہونیکا دعویٰ کرتے ہو۔

یہی ہے یہ قربانی جسکو ہم مُسلم ہر سال بجالاتے ہیں مگر افسوس کہ غور نہیں کرتے کہ مُسلم ہونے کی حیثیت میں ہم پر فرائض کیا ہیں یہ قربانی ہمیں کیا یاد کراتی ہے۔ پس میری بہنوں اس پہلے مُسلم کے واقعات درد ناک پر پھر اپنی حالت پر پھر اس قربانی پر غور کرو کہ ہم بھی آخر مُسلم ہی کہلاتے ہیں اور دعویٰ رکھتے ہیں۔

یہ قربانی سبق دیتی ہے ہمیں اُس صدق ایثار کا جو دنیا کے سب سے پہلے مسلمان نے دکھایا جو اعلان حق میں حکومت سے نہ ڈرا، عزیزوں کی دھمکیوں اور منافقت سے نہ گھبرایا، آگ سے نہ سہما، دشت غربت سے نہ ڈرا، یہاں تک کہ دلبند کو ذبح کرنے کا حکم ملا تو بلا تامل آمادہ ہوگیا۔ پس یہ قربانی توجہ دلاتی ہے مُسلم کو کہ واحد لاشریک کا نام بلند کرو یہی تمہارے نام کی خصوصیت ہے اور اعلائے کلمۃ اللہ میں عزیز و اقارب، دشت غربت، جلال شاہی، مال و املاک، بلکہ اولاد تک کی قربانی سے دریغ نہ کرو کہ یہی سچے مُسلم کی نشانی ہے۔

لبیک اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک اعادہ ہے اس امر کا کہ اے خدا ہم بھی مُسلم ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور درپے ایثار حاضر ہیں۔ گھر گھر گوشت کی تقسیم گویا اس قربانی کی ایک دوسرے کو یاد دہانی ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق بخشے سچی قربانی کی اور اُس "اول مُسلم" کے لئے بلا روک ٹوک صدق و ایثار و جوش و اخلاص کی۔ اور ہمیں اسی جیسا سچا مسلمان بنائے نہ صرف نام کا۔ آمین ❊

امۃ الحفیظ بیگم از مانڈلے ایر برما

دہلی کی سوغات نہایت لذیذ سیخ کے کباب

وزن گوشت ایک سیر۔ مرچ سیاہ ایک تولہ۔ زیرہ سفید ۶ ماشہ۔ لونگ ۵ عدد
چھوٹی الائچی ۲ تولہ۔ پیاز پاؤ بھر۔ نمک و سرخ مرچ حسب منشا۔ کوٹ ڈالیں اور کوٹ کر گولہ
ترکیب۔ قیمہ بہت باریک ایک سیر اسمیں یہ سب مصالحے پیس کر ملا دیں

… پھر اس میں سے آدھی چھٹانک یا اس سے کچھ زیادہ قیمہ لیکر سیخ پر چڑھائیں اسی طرح برابر کئی جگہ قیمہ چڑھا کر اوپر تاگے لپیٹ دیں اور پھر اس سیخ کو دہیمے کوئلوں پر بریاں کرکے نوش کیجئے ❊ حسن زمانی از دہلی کوٹھی نواب لوہارو

بغیر قربانی کے کامیابی ناممکن ہے

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ یعنی جبتک خدا کی راہ میں ان چیزوں میں سے نہ خرچ کروگے جو تم کو عزیز ہیں نیکی کے درجے کو ہرگز نہ پہنچ سکوگے۔ اے بہنوں! تبلیغ کے واسطے جس طرح علم دین سیکھنے کی سخت ضرورت ہے اسی قدر مالی قربانی کی ضرورت ہے جس طرح بے علم تبلیغی کام میں ترقی کرنا غیر ممکن ہے اسی طرح بغیر مالی قربانی کے کامیابی ناممکن ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک معمولی طالب علم کو بھی قربانی کرنی پڑتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ اپنے برابر والے تو لہو و لعب میں مشغول ہیں اور اُسکا دل بھی یہی خواہش کرتا ہے کہ میں بھی اپنے ساتھیوں میں کھیلوں کودوں مگر اس کو اسوقت اپنی خواہش کو چھوڑنا پڑتا ہے اور اس کھیل کی قربانی کرنی پڑتی ہے جب جاکر کہیں علم نصیب ہوتا ہے جب ایک ادنیٰ طالب علم کو بھی قربانی کی ضرورت ہے تو پھر یہ ایسے ایسے اہم کام بغیر قربانی کے کس طرح ہوسکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ترقی و کامیابی کی کُنجی قربانی ہے۔ خصوصاً بعض موقعے خاص ہوتے ہیں اگر ان موقعوں پر قربانی کی جائے تو وہ زیادہ مفید ہوتی ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ الخ یعنی تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے مال خرچ کیئے اور لڑے وہ دوسرے مسلمانوں کے برابر نہیں ہوسکتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک کسان اگر وقت پر بیج بوئے گا یعنی اساڑ ساون کے مہینے میں تو وہ زیادہ فائدہ اُٹھائیگا اگر وہ اس قیمتی وقت کو ضائع کردے اور پھر دوسرے موسم میں بیج ڈالے تو گھاس پھونس اُگے گا اور وہ نفع نہ ہوسکے گا۔ اس لئے ہر کام وقت پر ہی زیادہ مفید ہوتا ہے۔ چونکہ اب مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اور خدائے تعالیٰ نے تیرہ سو سال بعد پھر ہم کو اپنے فضل و کرم سے یہ خاص موقع عطا فرمایا ہے کہ ہم قربانیاں کریں اور پہلے زمانہ کی طرح ہم بھی بلند مرتبہ پر پہنچیں۔ اور پھر ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر ایسا فضل کیا ہے کہ ہم کو پہلے زمانہ کی طرح نہ تلوار اُٹھانی پڑتی ہے نہ بندوق کی ضرورت ہے نہ جان کا خطرہ ہے صرف مالی قربانی کی ضرورت ہے پھر اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عنایت یہ ہے کہ ثواب ہم کو اُنکے برابر ملے گا کیونکہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی آخر زمانہ کے لئے بھی پہلے زمانہ کی طرح درجہ رکھا گیا ہے۔ کس قدر شکر کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا ہے اسلئے ہم کو چاہیئے کہ وقت کی قدر کریں اگر اب بھی کوئی اپنی جہالت سے دریغ کرتا ہے تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک زمیندار فصل کے دنوں میں اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہے۔ بہنو! خاص موقعے بار بار نصیب نہیں ہوتے۔ مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو زیر نظر رکھو کہ ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے“ تو پھر غور کرو کہ جب ایسے ایسے لوگ اس مبارک سلسلہ میں داخل ہوجائینگے تو ہماری

یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں زیادہ سود مند نہ ہونگی۔

دیکھو عید اضحی کی قربانی تین دن ہوتی ہے اگر وہ تین دن کے اندر نہ کریں تو وہ قربانی نہیں ہوتی۔ اسکو ذبیحہ کہینگے پھر اس ذبیحہ کا نہ تو قربانی جیسا ثواب ہے نہ کچھ زیادہ فائدہ ہے ہر کام وقت پر ہی مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے بہنوں کو چاہیئے کہ وقت کی قدر کریں اور جیسا کہ بیعت کے وقت خدا کو حاضر ناظر جانکر اقرار کیا ہے کہ ابسے ہمارا کچھ نہیں جو کچھ ہے خدا تعالیٰ کا ہے اور اسکے مقرر کردہ خلفاء کے اشارہ پر ہم جان و مال قربان کرنے کو تیار ہیں۔ سو بہنو! ایسا ہی کر دکھاؤ تاکہ دنیا کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بن جاؤ خدمت دین کیلئے کمربستہ ہو جاؤ اور تبلیغ جو ہمارا سب سے بڑا فرض ہے اسکے اندر جس قدر رکاوٹیں ہیں انکے دور کرنے کی کوششوں میں لگ جاؤ تاکہ خدا کے نزدیک مقبول ہو جاؤ اور انعامات کی وارث بنو۔ تبلیغ کے لئے اسوقت جسقدر علم کی ضرورت ہے اسی قدر مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے اسلئے بہنوں کو خاص طور سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے تاکہ مالی قربانی میں حصہ لیکر بہترین ثواب کی حقدار بنو اور پھر بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔ اب میں اپنے اس چھوٹے سے مضمون کو ختم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے درد دل سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ایسی توفیق عطا کرے کہ ہم بھی مردوں کی طرح تبلیغ کے کام میں حصہ لیکر اپنا فرض ادا کریں خدایا تو ہماری مدد کر کہ ہم کمزور ہیں تو ہی ہماری ہمت اور جرأت کو قوی کر اور ہماری کمزوریوں کو دور کر اور غلطیوں کو معاف اور ہم خدمت دین کیلئے کمربستہ کردے اور ہمارے دل کی مراد پوری کردے آمین ثم آمین۔ والسلام

راقمہ خاکسار حسن زمانی از دہلی کوٹھی نواب لوہارو

تربیت اطفال

(گذشتہ سے پیوستہ)

انسان کے بچے بہرحال انسان ہوتے ہیں۔ حیوانات جو ناسمجھ ہوتے ہیں وہ بھی سکھلانے پر انسان کی حسب مرضی حرکتیں کرنے لگتے ہیں۔ سو سب سے پہلا سبق ماں بچے کو یہ سکھائے کہ اسے ماں کی مرضی پر چلنا ہوگا وہ حکم کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ حکم ماننے کے لئے آیا ہے۔ جس گھر میں بچے کو بہت لاڈ و پیار کیا جائے گھر کا چھوٹا بڑا اسکا تابع ہو اسکی تمام ضدیں پوری کی جائیں۔ تو اسکے دل میں نافرمانی جڑ پکڑ جاتی ہے۔ بچے کو فرمانبردار بنانے کیلئے مار کوٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف دل پر جبر کرکے کچھ آرام قربان کرنے سے بچہ میں یہ صفت پیدا ہو سکتی ہے۔

بچے کو حکم دینے کے طریقے تین ہیں

اول۔ بچے کو کوئی حکم ایسا نہیں دینا چاہیئے۔ جو اسکی طاقت سے زیادہ ہو اور نہ ہی اتنے حکم دیئے جائیں جو اسکی ننھی سی طبیعت پر بار ہو جائیں اور وہ گھبرا کر انکے کرنے سے انکار کردے یا اگر مار کے خوف سے مانے تو اسکا دل ٹوٹ جائے اور خوشیاں غارت ہو جائیں۔ اس لئے ماں کو مناسب ہے کہ وہ حتی المقدور بچوں کو بہت کم حکم دیا اور جو دیں وہ بھی ایسے ہوں جنہیں وہ آسانی اور شوق سے پورا کرسکے اور جس کے پورا کرنے سے اسکا بھی دل خوش ہو۔ ابتدا میں بچوں کو چھوٹے چھوٹے دلچسپ حکم ماننے سے ان میں فرمانبرداری کی عادت پڑ جائیگی۔

دوسرا۔ غضب اور غصہ کی حالت میں بچہ کو کبھی کوئی حکم نہ دیا جائے کیونکہ اس حالت میں اسکی طبیعت بھڑکی

ہوئی ہوتی ہے زبردستی اور خودسری سے حکم عدولی کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ سخت سزا دینے سے بھی راہ پر نہیں آتا سو ایسے وقت میں بچہ کو اسکی حالت پر چھوڑ دینا چاہئیے جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو تب آہستگی اور نرمی کے ساتھ سمجھایا جائے بعد کا سمجھانا اسے اول کے سمجھانے سے مفید اور کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

تیسرا طریقہ سب سے زیادہ قابل عمل یہ ہے کہ بچہ کو ایسا حکم نہیں دینا چاہئیے جس کے پورا کرانے کا پختہ ارادہ نہ ہو۔ اکثر ماؤں کا قاعدہ ہے کہ وہ ہر وقت بچوں کو تاکیدی حکم دیتی رہتی ہیں اور ساتھ ہی سزا کی دھمکی بھی دیتی ہیں۔ لیکن جب بچہ حکم کو سن کر ٹال دیتا ہے۔ سوائے اسکے کہ ماں ہنس کر چپ ہو جائے حکم عدولی کی کچھ پروا نہیں کرتی۔ اس طرح کی تربیت کا اکثر بچہ کے دل پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اسکے دل سے ماں کی عظمت اٹھ جاتی ہے وہ بالکل نافرمان اور ڈھیٹ ہو جاتا ہے۔ ہر ادنیٰ اور اعلیٰ حکم میں سرکشی کرنے لگتا ہے۔ ماں کو یہ اصول رکھنا چاہئیے کہ بچہ کو غیر ضروری حکم نہ دے اور جس بات کا حکم دے اسکی تعمیل بھی ضرور کرائے۔ مثلاً بچہ کو اس طرح حکم دینا چاہئیے کہ پیارے بیٹے قلم لا دو گے اگر وہ خوش ہوا تب لائیگا اگر وہ کسی کھیل میں مشغول ہوا تب کہیگا اماں جان مجھ سے نہیں لائی جاتی۔ ماں کہتی ہے اچھا میں خود لے لوں گی اس کے انکار سے گو ماں کا حکم پورا نہ ہوا لیکن حکم عدولی بھی نہیں ہوئی۔ ہاں اگر ماں کہتی کہ ننھے کھیل چھوڑ کر پہلے مجھے قلم لا دو اگر پھر وہ انکار کرتا تو اس طرح صریح ماں کی حکم عدولی ہوتی۔ ایسی صورت میں لازم تھا کہ وہ اس کی تعمیل اس طرح کراتی کہ اپنا کام چھوڑ کر بچے کے پاس جاتی اور کہتی کہ تم میرے بڑے اچھے بیٹے ہو اچھے بیٹوں کا کام ہے وہ ماں کا کہا مانتے ہیں تم میری قلم نہیں لاؤ گے تو میرا دل برا ہو جائیگا۔ جاؤ جلدی سے قلم لے آؤ اور پھر شوق سے کھیلو۔ اس طرح کی باتوں سے یقیناً بچے کا چھوٹا دل مجبور ہو جائیگا کہ وہ اپنی ماں کو خوش کرے اور وہ فوراً ماں کے حکم کی تعمیل کریگا۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ ماں گھڑک کر کہتی ہے کہ ضرور تم نے قلم لانی ہوگی۔ تیسرا پہلو یہ ہے کہ ماں جہاں بیٹھی تھی وہاں بیٹھی رہتی ہے اور کہتی ہے کہ دیکھو میں تمہیں کیسی سزا دیتی ہوں آج مجھ سے بھی کوئی چیز مانگ دیکھنا غرض بہت سی دھمکیاں دیکر خاموش ہو جاتی ہے اور کرتی کراتی کچھ نہیں۔ ماں کا یہ طرز عمل اسکی وقعت کو کھو دیتا ہے۔ ان تینوں پہلوؤں میں پہلا طریق عمدہ ہے جس میں حکم کے ساتھ نصیحت اور محبت مادری کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ مگر بہت کم مائیں ہیں جو بچہ کی حکم عدولی کو ناپسند کریں اور اسکے پاس جا کر منت سماجت سے حکم منوائیں وہ اپنا کام کسی اور سے کرا لیتی اور سمجھتی ہیں کہ کام تو ہو ہی گیا ہے اب مغز خوری سے کیا فائدہ۔ اگر تاکیدی حکم کی تعمیل میں محبت کا طریق کارگر نہ ہو تو پھر اسکو یہ سزا دینی چاہئیے کہ اس سے اسکے عزیز کھلونے جدا کر لئے جائیں یا اسے علیحدہ بٹھا دو۔ یا اگر پھر بھی نہ مانے تو پھر کوئی مناسب سزا دو۔ اگرچہ اس سزا سے بچے کو بھی تکلیف ہوگی اور ماں کا دل بھی کڑھیگا لیکن اسوقت یہ سزا برے ہونے کی اس تکلیف سے ہزار درجہ بہتر ہوگی جسمیں وہ ہمیشہ مبتلا رہیگا اور جس کا خمیازہ نہ صرف

ماں اور بچّہ کو بھگتنا پڑیگا بلکہ سارے خاندان کے لئے باعث ننگ و عار ہوگا۔ کوئی سمجھدار ماں ہرگز نہیں گوارا کرتی کہ اس کا بچّہ بیمار ہو اور وہ دوا پینے سے انکار کرے تو اسکو اسکی مرضی پر چھوڑ کر مرض کو بڑھنے دے۔ پس جس طرح ماں اپنے بچّے کے جسمانی امراض میں اس کو خودسری اختیار نہیں کرنے دیتی۔ اسی طرح اسکو لازم ہے کہ اسکی اخلاقی عادات روحانی خرابی میں بھی بچّہ کو خودسر نہ ہونے دے۔ بلکہ اسکی درستی کی مناسب تدابیر کرے۔ (باقی آئندہ)

عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب

پی وِٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

لوگوں کے اس قصد کو سنکر پی وٹ بہت مغموم ہُوا۔ اور اپنی جان بچانے کی تدبیریں سوچنے لگا۔ اُس نے سوچا "میری نافرمان بیوی اگر میری بجائے مرجائے تو اچھا ہے"۔ یہ سوچ کر اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں کچھ بیمار ہوں۔ اسلئے کل مردانہ کپڑے پہن کر میرے بجائے کھیتی باڑی کرنا۔ دوسرے روز صبح سویرے بیوی حسب ارشاد کھیت میں کام کرنے چلی گئی۔ لوگ اُسے مردانہ کپڑوں میں دیکھ کر پی وٹ سمجھے۔ اسلئے اُسے وہیں گولی مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ اور خود چلتے بنے۔ کچھ دیر بعد پی وٹ اپنے چھپنے کی جگہ سے نکلا۔ اور کھیت میں آیا بیوی کو مُردہ دیکھ کر مغموم تو ہُوا۔ مگر اپنی جان بچنے پر بہت خوش ہُوا۔ اور خدا کا شکر بجالایا۔ اب پی وٹ نے مُردہ بیوی کو زنانہ کپڑے پہنائے۔ اور ہاتھ میں ایک پھولوں کی ٹوکری دیکر سڑک کے کنارے ایک بنچ پر بٹھا دیا۔ کچھ دیر کے بعد ایک رئیس کی سواری اُدھر سے گذری۔ رئیس نے ٹوکری میں خوبصورت پھول دیکھ کر نوکر کو خرید لانے کا حکم دیا۔ خدمتگار نے پی وٹ کی مُردہ بیوی سے پھولوں کے دام پوچھے۔ مگر کوئی جواب نہ پایا۔ پھر پوچھا۔ مگر پھر جواب ندارد۔ اس پر اُسکو سخت طیش آیا۔ اور سمجھا شاید سو رہی ہے۔ اس لئے تڑسے دو۔ تین ہنٹر جما دیئے۔ بیچاری عورت کا مُردہ جسم لُڑکتا لُڑکتا دھڑام سے ایک ندی میں جا گرا۔ اسپر پی وٹ نے چلّانا شروع کر دیا۔ مارا گیا لُوٹا گیا۔ راجہ صاحب نے میری بیوی کی جان لے لی۔ دوڑیو۔ پکڑیو۔ رئیس یہ حال دیکھ کر بہت پریشان ہُوا۔ اور پی وٹ سے کہا۔ سارے نوکر چاکر۔ گھوڑا۔ گاڑی۔ اور جتنا مال و دولت اسوقت ہے لیلے۔ مگر خدا کیلئے یہ خبر بادشاہ وقت کو نہ ہونے دے۔ پی وٹ رئیس سے سب کچھ بٹور بٹا کر گھر آپہنچا۔ جب ہمسائیوں نے اُسے شاہانہ سواری میں آتے دیکھا۔ تو بہت حیران ہوئے۔ کہ وہ کیونکر پھر زندہ ہو گیا۔ اور اس قدر مال و دولت کہاں سے لایا۔ پی وٹ کے اس زر و مال نے ہمسائیوں کی آتش حسد کو اور بھڑکایا۔ انہوں نے فوراً اُسے لوہے کے صندوق میں بند کر لیا۔ اور تالاب میں ڈبونے چل کھڑے ہوئے (مگر جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے)۔ راستہ میں ایک شراب کی دوکان پر پی وٹ کو ڈبونے کی خوشی میں مے نوشی میں مشغول ہوگئے۔ اتنے میں ایک گڈریا اُدھر سے گذرا۔ پی وٹ کو بند دیکھ کر پوچھا۔ کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا۔ میرے ہمسائے مجھے اپنا سردار بناتے ہیں۔ مگر میں نہیں چاہتا۔ اسلئے مجھے ڈبونے پر آمادہ ہیں۔ گڈریے نے کہا۔ افسوس بڑے بیوقوف ہو۔ اگر مجھے کوئی

سردار بننا چاہتا ـ تو ضرور منظور کر لیتا ـ اسپر پی وِٹ نے جواب دیا ـ اچھا ـ اگر تم سردار بننا چاہتے ہو ـ تو اسی صندوق میں بند ہو جاؤ ـ جب تمہیں ڈبوئینگے تو سردار بننا منظور کر لینا ـ اور مَیں تمہاری بھیڑیں لیکر چلا جاتا ہوں ـ یہ سُنکر گڈریے نے پی وِٹ کو باہر نکالدیا ـ اور خود اندر بیٹھ گیا ـ پی وِٹ صندوق کو اُسی طرح مقفّل کر کے چلا گیا ـ

ہمسائے شراب سے فارغ ہو کر صندوق تالاب میں پھینکنے لگے ـ تو گڈریا چلّایا خدا کے واسطے مجھے رہا کر دو ـ مَیں سردار بننا منظور کرتا ہوں ـ مگر کسی نے ایک نہ سُنی ـ اور ہنسنے لگے ـ کہ واہ واہ ہم تو صرف اسے امیر ہونے کے سبب سے ڈبوتے ہیں ـ مگر یہ تو ہمارا سردار بھی بننا چاہتا ہے ـ یہ کہکر سب نے دھڑام سے صندوق تالاب میں دھکیل دیا ـ اور گھروں کو روانہ ہو گئے ـ جب لوگ گھر پہنچے تو پی وِٹ کو گڈریے کی صورت میں زندہ سلامت آتے دیکھا ـ متعجب ہوئے ـ اور پُوچھا تمھیں تو ہم ابھی ڈبو کر آئے ہیں ـ مگر تم یہاں کیسے آپہنچے ـ اور یہ بکریاں کہاں سے لیں ؟ پی وِٹ نے کہا کہ جب مجھے غرق کیا گیا ـ تو گرتے ہی صندوق پھٹ گیا ـ اور تالاب کی تہ میں ایک نہایت ہی عالی شان باغ نمودار ہُوا ـ جس میں انواع و اقسام کے جاندار ـ پرند اور پھل ـ پھُول اور ہر قسم کا سامانِ عیش موجود تھا ـ مگر بھیڑیں بہت بھلی معلوم ہوتی تھیں ـ چنانچہ مَیں نے چند ایک اُن میں سے لے لیں ـ اُسی دم ایک دھڑاکا ہُوا ـ اور مَیں سطح زمین پر آپہنچا ـ یہ قصّہ شہر بھر میں مشہور ہو گیا ـ لوگ طلسمی تالاب پر تعجب کرنے لگے ـ سب نے ملکر اتوار کے دن طلسمی تالاب میں غوطے لگا کر بھیڑیں پکڑنے کا مشورہ کیا ـ چنانچہ اتوار کو کُل شہر کے لوگ گھروں سے نکلے سب سے آگے بادشاہ ـ اسکے پیچھے اُمراء ـ وزراء ـ اور رؤساء ـ اسکے بعد بینڈ والے اور پلٹنیں اور سب سے پیچھے عوام تالاب کے کنارے صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے ـ اتنے میں ایک شاہی بگل ہُوا ـ اور سب یکے بعد دیگرے دھڑ ـ دھڑ ـ دھڑ دھڑام سے تالاب میں گر کر راہیٔ عدم ہوئے ـ پی وِٹ نے حاسدوں سے نجات حاصل کی ـ خدا کا شکر بجالایا اور خوشی خوشی رہنے سہنے لگا ـ بس اسی عیش و عشرت میں پی وِٹ کو چھوڑ کر قصّہ بھی رخصت ـ ہم بھی رخصت ـ رخصت ـ رخصت ـ اب رخصت چاہتے ہیں ـ کیونکہ رات زیادہ ہو گئی ـ اور ہم کو نیند بھی آئی ہوئی ہے ـ پھر کبھی کوئی اور قصّہ کہینگے ؎

والسلام راقمہ سعیدہ احمد شاد سیالکوٹی ـ از دھن باد

رپورٹ جلسہ سالانہ لجنۃ اماءاللہ دہلی

اللہ پاک کا ہزار ہزار احسان ہے کہ آج لجنۃ اماءاللہ دہلی کا سالانہ جلسہ کرنیکی ممبرات لجنہ کو توفیق ملی ہے گویا لجنہ اماءاللہ دہلی کی عمر ایک سال کی ہو گئی لجنہ اماءاللہ کا افتتاح حضرت مبارکہ صاحبہ نے خود بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۲۷ء پردہ باغ میں فرمایا خاکسار کو سکرٹری اور بہن فردوس صاحبہ کو جوائنٹ سکرٹری اور بہن حسن زمانی بیگم صاحبہ کو پریذیڈنٹ مقرر فرمایا اسوقت تا ایندم لجنہ کے ماہواری اجلاس کسی نہ کسی بہن کے گھر پر نہایت باقاعدگی کے ساتھ ہوتے رہے ان جلسوں میں اکثر غیر احمدی خواتین کو مدعو کیا گیا جنکو خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا پیغام پہنچایا گیا ـ وقتاً فوقتاً بزرگان سلسلہ احمدیہ کے لیکچر بھی ہوئے ـ جناب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے فروری ۱۹۲۸ء کے اجلاس میں تقریر فرمائی اور خواتین کو چند نصائح کیں ـ یکم اپریل ۱۹۲۸ء علاّمہ حافظ روشن علی صاحب نے پردہ کے بارے

میں تقریر فرمائی اور حضرت نیر صاحب نے میجک لینٹرن سے سب سب جگہ کے حالات سنائے۔ اس میں غیر احمدی عورتیں بہت تھیں اور خوب اچھا اثر لیکے گئیں۔ ان غیر احمدی خواتین میں جناب امۃ الرشید صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی قابل ذکر ہیں۔ جو ہمارے اکثر جلسوں میں شریک ہو کر دلچسپی اظہار فرماتی ہیں۔ جناب ممدوحہ کو سلسلہ کی کتب دی گئیں۔ خدا تعالیٰ انکو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کشتی نوح کا درس تیرہ ۱۳ اجلاسوں میں ۱۴ صفحے تک ہو چکا ہے اور لجنہ اماء اللہ کی اکثر ممبرات کے مختلف مضامین پر لیکچر ہوتے ہیں۔ خود پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ ہر اجلاس میں باقاعدہ مضمون پڑھتی رہی ہیں۔ اور اپنے مضامین میں ممبرات لجنہ کے لئے نئی معلومات پیش فرماتی ہیں۔

جناب اہلیہ صاحبہ جناب سید شفیع احمد صاحب کا سلسلہ مضمون ہمارے لئے دماغی علم کے اضافہ کا موجب رہا ہے۔ خدا تعالیٰ باقی ممبرات کو بھی سلسلہ کی غرض کی شناخت اور مضامین لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دوران سال میں ممبرات نے پچیس ہزار کی تحریک میں بھی خدا کے فضل سے حصہ لیا جسکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب یکصد روپیہ نقد

پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ والدہ مبارکہ بیگم پچاس روپیہ نقد۔ بالیاں طلائی وزنی ڈھائی تولہ۔

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر اعجاز حسین صاحب۔ ایک جوڑی کڑے طلائی خول

خاکسار سکرٹری لجنہ اماء اللہ انگوٹھی طلائی وزنی چار ماشہ

والدہ لطیف احمد صاحب دو بالیاں طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ

کل رقم تین صد روپیہ ہوگی بوساطت اہلیہ صاحبہ مسعود احمد صاحب انجینیئر نہر قادیان پہنچا دی گئی

ممبرات لجنہ سے ۴ر فی خاتون بطور چندہ ممبری ۱۸ ستمبر سے مقرر ہوا ہے ممبرات کی کل تعداد چھبیس ہے۔ ۱۷ مئی کو تین روپے اشاعت اسلام کیلئے جناب سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی خدمت میں روانہ کئے گئے ہیں۔

ہماری بہن حمید بیگم اہلیہ مسعود احمد صاحب انجینیئر نہر جو لجنہ کے اجلاس میں شریک ہوتی اور نہایت خلوص کا اظہار فرماتی تھیں اپنے معزز خاوند کے دہلی سے لاہور (شیخوپورہ) تبدیل ہو جانیکی وجہ سے ہم سے علیحدہ ہو گئی ہیں لجنہ کو انکی مفارقت کا افسوس ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے وہ دین و دنیا کی نعمتوں سے بیش سے زیادہ بہرہ اندوز ہوں۔ آمین

نہایت ناشکری ہوگی جو جناب نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور بھی بشارت بیگم صاحبہ کا شکریہ نہ کیا جائے کیونکہ یہی دونو محترم خواتین ہیں جنہوں نے لجنہ کی تحریک کی اور جبتک یہاں مقیم رہیں اعانت فرماتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ اس لجنہ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قائم رکھے اور آگے بڑھنے کی توفیق دے آمین ثم آمین ÷

اے۔ ایم۔ شمیم سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

مصباح کیلئے مضمون

۱۔ ہر خواندہ مصباحی بہن کا فرض ہے کہ وہ مہینے میں ایک مضمون مختصر مصباح کے لئے لکھے۔

۲۔ مضمون کاغذ کے نصف حصہ میں لکھنا چاہیئے سامنے نصف حصہ خالی رہے۔

۳۔ ہر مضمون الگ الگ پرچے پر چاہیئے۔ اور خط الگ ہو۔

(مینجر)

ازراہِ کرم مصباح کی بہنیں توجہ فرمائیں

جہاں تک میرے تجربے نے ثابت کیا ہے۔ اخبار مصباح کو زیادہ ترقی دینے اور خوشگوار کرنے کی کوشش بند ہو گئی ہے اور سوائے چند ایک بہنوں کے باقی سب نے اپنی توجہ کسی خاص طرف مبذول فرمائی ہے۔ حالانکہ ہمارا سب سے اولین فرض تھا کہ ہم اپنے اخبار کو ترقی دیتیں۔ اور اس میں چیدہ چیدہ اور اچھے مضمون چھپا کرتے۔ تا یہ ثابت ہو جاتا کہ یہ عورتیں ایک ایسی تربیت یافتہ اور با اخلاق جماعت سے تعلق رکھتی ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنے اخبار کو ایک معمولی سے عرصے میں ایک بہترین اور دلکش بنا لیا ہے۔ سب سے بڑھکر مضامین اخبار میں قادیان کی بہنوں کے ہونے لازمی ہیں۔ کیونکہ اُنکے پاس علم دین کا کافی ذخیرہ ہے۔ اور درس وغیرہ سے اُن کی معلومات ہر روز بڑھتی رہتی ہیں۔ ہمیشہ یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ مضامین صرف روکھے سوکھے ہی نہ ہوں۔ بلکہ مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے والے ہؤا کریں۔ میری اس عرض سے یہ غرض نہیں ہے۔ کہ اخبار کے عملہ کی نقطہ چینی کروں۔ بلکہ اپنی بہنوں کو توجہ دلانی مقصود ہے۔ اور میں اُمید کرتی ہوں۔ کہ آئندہ ہمارے پرچہ کی اشاعت اپنے اندر نیا رنگ رکھتی ہوگی۔ اور اُسکے مضامین دلچسپ اور معنی خیز ہونگے۔ چنانچہ میں اپنے ذمہ ایک خاص ڈیوٹی لیتی ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کی توفیق چاہتی ہوں۔ کہ وہ میرے ارادوں کو پورا کرے۔ یعنی میرا مضمون عام طور پر تربیت اولاد کے متعلق ہؤا کریگا۔

تربیت اولاد - ماں کے فرائض

بچوں کی آنکھیں کن کن طریق سے صاف سُتھری رہ سکتی ہیں۔ وہ طریق ذیل میں درج کرتی ہوں:۔

(۱) ماں کو بچہ کی آنکھیں ہر روز سویرے اُٹھکر ٹھنڈے پانی سے دھونی چاہیئیں۔

(۲) بہت دن چڑھے تک بچہ کو سوتا نہ رہنے دیں۔

(۳) باریک لکھی ہوئی کتابوں کا دیر تک مطالعہ نہ کرنے دیں۔

(۴) سرسبز باغ یا کھیتوں کی سیر ضرور کرائیں۔

(۵) آگ کے سامنے نہ بیٹھنے دیں۔

(۶) گندی ہوا سے بچنے کی تاکید کریں۔

(۷) آنکھوں میں گرد وغبار نہ پڑنے دیں۔

(۸) گرمی کے موسم میں خاصکر لوؤں کے زمانے میں گاہے گاہے سُرمہ استعمال کریں۔

(۹) روشنی سامنے رکھ کر ہرگز نہ بیٹھنے دیں۔ ہمیشہ بتی بائیں طرف یا پیچھے رکھنی چاہیئے۔

اگر ان اصولوں پر پوری طرح سے عمل کیا جائے۔ تو اُمید واثق ہے۔ کہ آنکھیں صاف اور سُتھری رہینگی۔ اور ہر قسم کی بیماری سے بچاؤ رہیگا۔

فقط والسلام (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

عاجزہ ۔۔ آسیہ اہلیہ سیّد محمد مقصود علی شاہ صاحب
ساڈھورہ ضلع انبالہ ۲۸/۵ ۱۸

آپ نے تاحال مصباح کیلئے کتنی بہنوں کو خریداری کی تحریک کی ؟

فضول خرچی کے بُرے نتائج

میرا مضمون فضول خرچی کے بُرے نتائج کے متعلق ہے۔ بعض بہنوں کی عادت ہوتی ہے کہ جس چیز کی ضرورت نہیں ہوتی وہ بھی مول لے لیتی ہیں۔ فضول خرچی ان بدترین خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔ جس نے قوم کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے اس سے صدہا خاندان برباد ہو گئے۔ ہزارہا لوگ امیری سے ہاتھ دھو کر نان شبینہ تک کے محتاج ہو گئے جو لوگ پیسے کی جگہ روپیہ خرچنے کے عادی ہوتے ہیں ہٹے کٹے حرام خور سوالیوں کو انعام دینا فیاضی سمجھتے ہیں۔ لیکن خدا کے رستے پر خرچ کرنا پڑے تو حیلے بہانے سے ٹال دیتے ہیں۔ اور اگر کہیں سے گھر میں چار مہمان آئیں تو بارہ آدمیوں کا کھانا پکواتی ہیں ایک چیز تلاش سے دو روپے کو مل سکتی ہے وہ کاہلی سے تین کو خرید لیتے ہیں جس چیز کی آج ضرورت نہیں ہوتی نیلام میں سستی دیکھ کر خواہ مخواہ مول لے لیتے ہیں اچھی سے اچھی پوشاک بنوانے کے شوق میں حیثیت سے زیادہ روپے خرچ دیتے ہیں لذیذ سے لذیذ کھانوں کی طمع میں مقدار سے بڑھ کر خرچ اُٹھاتے ہیں وہ اسراف کرنیوالے ہیں اللہ کی دی ہوئی نعمت کی قدر نہیں کرتے۔ دنیا میں انکی سزا افلاس اور تنگدستی ہے اور آخرت میں جو باز پُرس ہو گی سو الگ۔ جو نا عاقبت اندیش لوگ بیاہ شادی کے موقع پر دنیا کی نمود و نمائش کے لئے اپنا مال لُٹاتے ہیں وہ اپنے آپ کو تباہی کی غار میں دھکیل رہے ہیں۔ راگ رنگ کی محفلوں میں پُر تکلّف ضیافتوں اور آتشبازیوں پر عمر بھر کا جمع کیا ہوا مال بے دردی سے برباد کرتے ہیں اور اس خیال سے قرض لیتے ہیں کہ ادا ہو جائیگا۔ مگر ادا ہونا تو رہا در کنار تھوڑے دنوں میں سود در سود پھیلتے پھیلتے دگنا تگنا قرض ہو جاتا ہے آخر گھر کا اثاثہ فروخت کرتے ہیں اور ذلّت و مسکنت کا ٹھیکرا ہاتھ میں رہ جاتا ہے اس لئے بہنوں کو چاہیئے۔ کہ کفایت شعاری سے کچھ بچا کر اسلام کی خدمت کریں ÷ (بہت اچھا مضمون ہے۔ ایڈیٹر)

امۃ الرحمٰن بنت منشی غلام حیدر صاحب سب انسپکٹر
محلہ دار الرحمت قادیان حال ملو ندی ہوشیار پور لالو گجرانوالہ ضلع

یکم مئی کا معمّہ کراس ورڈ

بہت کم بہنوں نے یکم مئی کے معمّے (کراس ورڈ) کو حل کرنے کی طرف توجہ کی ہے صرف پانچ چھ جواب آئے ہیں اسلئے نتیجہ ۱۵ر جون پر ملتوی کیا جاتا ہے۔

حل طلب معمّہ

(۱)

ایک آدمی فوت ہو گیا۔ اور اُس کا حقیقی بھائی جائداد کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر اُس مرنے والے کا سالہ کہتا ہے کہ اصلی شرعی وارث میں ہوں۔ لوگ ان دونو کو قاضی کے پاس لے گئے۔ قاضی نے بھی شریعت کی رُو سے اسکو یعنی سالہ کو ہی اصلی وارث قرار دیا۔ اور بھائی محروم رہا۔ اب ناظرات بتائیں کہ کس طرح سے سالہ اصلی شرعی وارث ٹھیرا۔

امۃ الرحمٰن ہمشیرہ مولوی مبارک احمد فاضل

(۲)

ایک کمرہ میں دو عورتیں بیٹھی ہیں اور وہ آپس میں ماں بیٹی لگتی ہیں اور باہر سے دو آدمی آئے ہیں جو کہ آپس میں سسر اور داماد لگتے ہیں اندر کی دونو عورتوں نے اپنے اپنے باپ کو اٹھکر سلام کیا اور دونو آدمیوں نے اپنی اپنی بیٹی کو پیار کیا۔ بتائے یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔

(مہتاب بیگم اہلیہ غلام احمد چک ۹۵ منٹگمری)

(بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)